143076 ـ دخول کے بعد طلاق دی لیکن عدالت میں جھوٹ بولا

سوال

چار برس تك میرا عقد نكاح رہا، اور اس دوران ہم نے شرعی خلوت (یعنی دخول) بھی كی، اور اس كے بعد اختلاف پیدا ہو گئے اور طلاق ہو گئی، اور طلاق كے دوران مہر سے دستبرداری كا اعلان كیا گیا.

جب شرعی قاضی نے خاوند اور بیوی كو شرعی خلوت كے متعلق پوچھا تو دونوں نے انكار كیا، كیونكہ لڑكی كے گھر والے بھی موجود تھے؛ یہ علم میں رہے كہ یہ خلوت لڑكی كی موافقت سے ہوئی تھی لیكن لڑكی كے گھر والوں كو اس كا علم نہ تھا.

میرا سوال یہ ہے كہ آیا دونوں اطراف سے موافقت كے بعد قاضی كے سامنے جھوٹ بولنے كے بعد طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں، اور اس كے نتیجہ میں خاوند پر كیا مرتب ہوتا ہے، برائے مہربانی مجھے اس كے بارہ میں جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

طلاق سے قبل شرعی خلوت كا ہونا یا نہ ہونے كا طلاق واقع ہونے سے كوئی تعلق نہیں، كیونكہ طلاق تو ہر حالت میں واقع ہو گی، اور اس كے متعلق قاضی كے سامنے جھوٹ بولنے كا طلاق واقع ہونے پر كوئی اثر نہیں ہوگا، لیكن جھوٹ بولنے والے كو گناہ ضرور ہے.

بلكہ قاضی نے تو شرعی خلوت كے بارہ میں اس لیے دریافت كیا تھا كہ خلوت ہونے كی نتیجہ میں طلاق شدہ عورت كے حقوق و اجبات زیادہ بنتے ہیں.

اس پر دو چیزیں مرتب ہوتی ہیں:

پہلی:

جب طلاق دخول یا صحیح خلوت كے بعد طلاق دی جائے تو بیوی كو پورا مہر لینے كا استحقاق ہے.

لیكن اگر صحیح خلوت سے پہلے ہی طلاق ہو جائے تو پھر عورت نصف مہر كی مستحق ٹھرتی ہے كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو اور تم نے ان كا مہر مقرر كر دیا ہے تو جتنا مہر مقرر كیا گیا ہے

انہیں اس کا نصف مہر دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ خود معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور یہ کہ تم معاف کر دو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو، یقینا اللہ تعالی جو تم عمل کرنے والے ہو وہ دیکھ رہا ہے .

تفصیلی بیان آپ سوال نمبر (97229) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

دوسری:

اگر دخول یا صحیح خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو تو عورت پر شرعی عدت گزارنا واجب ہے.

لیکن دخول یا صحیح خلوت سے قبل عدت واجب نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے (جماع) سے قبل طلاق دے دو تو ان پر کوئی عدت نہیں جسے وہ شمار کریں .

آپ نے جو بیان کیا ہے اس کی بنا پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ: عورت پورے مہر کی مستحق ہے، اور اس پر تین حیض شرعی عدت گزارنا واجب ہو گی.

اس لیے کہ عورت مہر سے دستبردار ہو چکی ہے چنانچہ اس حالت میں عورت پر اہم چیز شرعی عدت گزارنا واجب ہے، اس لیے وہ نہ ت واس عدت کے دوران منگنی کر سکتی ہے اور نہ ہی شادی کر سکتی ہے.

بلاشك و شبہ رخصتی سے قبل لڑکی کی بکارت اور کنوارہ پن ختم ہو جانا لڑکی کے گھر والوں کے لیے بہت بڑی پریشانی کا باعث ہے، اسی لیے علماء کرام نے عقد نکاح کرنے والے شخص کو یہ تاکید کی ہے کہ جب عورت ابھی اپنے گھر میں ہی اور اس کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو اس سے جماع نہ کرے؛ کیونکہ اس میں بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

سوال میں جو بیان ہوا ہے وہ اس کی مثال ہے کہ نکاح کرنے والے شخص نے رخصتی سے قبل بیوی سے جماع کر لیا تو اس پر کیا خرابی مرتب ہوئی ہے، اور پھر اس میں ایك اور یہ پریشانی بھی ہوتی ہے کہ جب لڑکی کا دوسرا نکاح ہو گا تو کیا اس کا نکاح کنواری ہونے کی حالت میں ہوگا، جیسا کہ اس لڑکی کی ظاہری حالت ہے، یا کہ وہ کنواری نہیں، جیسا کہ حقیقت ہے؟ اور اگر اس کے دوسرے خاوند کو پتہ چل گیا کہ وہ تو کنواری نہ تھی ؟

اس لیے ایسے عمل سے جس میں پریشانی اور شك پیدا ہونے کا خدشہ ہو سے دور رہنا ہی بہتر ہے.

واللہ اعلم .